پاکستان اور ایران کے ثقافتی روابط

پروفیسر شہرت بخاری

www.IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006
اقبال سائبر لائبریری

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صُبح و شام بدلتی ہیں اُن کی تقدیریں
کمالِ صدق و مروّت ہے زندگی اُن کی
معاف کرتی ہے فطرت بھی اُن کی تقصیریں

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2003-2006

صدرِ گرامی و حضراتِ محترم!

یہ لمحہ، جب میں آپ سے مخاطب ہوں، میری زندگی کا سب سے اہم اور سب سے قیمتی لمحہ ہے کہ مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ موقع فراہم کیا ہے کہ میں اس پاک اور مقدس زمین کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل کر سکوں۔ جس کی مٹی کو ملائکہ اپنے سر پر سجانے کو فخر سمجھتے ہیں...... اللہ اللہ کہاں آستانۂ امام رضا علیہ السلام اور کہاں شہرتِ بخاری کہ جس کا ایک ایک ذرہ گنگنا زبانِ حال سے اپنے پُرعصیاں ہونے کا اعتراف کر رہا ہے ـــــ اس کا یہ ثبوت کیا کم ہے کہ میری زبان گنگ نہیں ہو گئی، میرے دل کی دھڑکن رُک نہیں گئی، میرے کان سننے کی اہلیت سے محروم نہیں ہو گئے اور میری آنکھیں اپنے آس پاس اور سامنے بیٹھے ہوئے حضرات و خواتین کے چہرے دیکھ رہی ہیں ـــــ مدینہ و نجف و کربلا کے بعد جس مقام پر انسان کا نفس گم ہو جانا چاہیئے وہ یہی سرزمین ہے جسے مشہد کہا جاتا ہے ـــــ مشہد ـــ شہادت گاہ ـــــ شہادت مومن کا ایمان ہے ـــــ کسی بھی صاحبِ ایمان کے شوق کی معراج

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن ۔۔۔۔ نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

یہ شعر اقبال کا ہے ـــــ ایرانی جسے اقبال لاہوری کے نام سے یاد کرتے ہیں ـــــ اقبال اور لاہور ایرانیوں کے لیے ایسے نام ہیں کہ جو ان کے شعور اور لاشعور دونوں کی بنیادوں میں ہمیشہ موجود رہے ہیں ـــــ سینکڑوں سال سے ایرانیوں کے مختلف النوع قافلے سرزمینِ ہند میں مختلف زمانوں میں داخل ہوتے رہے ہیں۔ ان کی پہلی منزل لاہور ہی ہوتی تھی ـــــ لاہور پہنچ کر دم لیتے تھے۔ اور پھر ہند کے مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک پھیلے ہوئے میدان اس کی تگ و تاز کے

لیے منتظر ہوتے تھے ـــــ کفرستانِ ہند میں اسلام کی روشنی ان عرب شہسواروں کی وجہ سے کم پھیلی جو بحیرہ عرب کے راستے سندھ میں داخل ہوئے اور ملتان تک کا علاقہ اپنے زیرِ نگین رکھا ـــــ بلکہ ان علماء، مشائخ اور صوفیا کے سبب سے پھیلی جو ایران سے آئے ـــــ شمالی ہند جو پورے برصغیر کا دل ہے اور جسے ہندی مسلم تہذیب کا ملجا و ماویٰ سمجھنا چاہیے تقریباً ترک مسلمانوں کے تسلط میں رہا۔ اسی حصے میں صوفیہ نے پہلے اپنے خیمے گاڑھے ـــــ معروف ترین جن میں حضرت سید علی ہجویریؒ ہیں ـــــ اسی حصے میں سب سے پہلے شعرائے کرام نے اپنی سحر بیانی سے دلوں کو گرمایا ـــــ مسعود سعد سلمان کہ ہند میں غالباً پہلا فارسی شاعر ہے، لاہوری کہلاتا ہے۔ لاہور اس کا مولد و مسکن تھا۔ اس کے بعد پاکستان نے حضرت امیر خسرو جیسے نامی گرامی، معروف اور کم معروف شاعر آئے اور معزز و محترم ہونے وہ ... سب کے سبب ایران ہی سے آئے ـــــ خاص طور سے خاندانِ مغلیہ کے عہد میں ـــــ شہنشاہ نصیر الدین ہمایوں کہ ظہیر الدین بابر کا بیٹا اور جانشین تھا، دشمنوں کے ہاتھوں شکست کھا کر ایران ہی میں پناہ گزین ہوا اور کچھ سال بعد شاہ عباس صفوی کے لشکر کو لے کر دوبارہ ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کی۔ مگر زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکا۔ اس کے بعد اس کا نو عمر بیٹا محمد جلال الدین اکبر تخت نشین ہوا ـــــ قریب تھا کہ خاندانِ مغلیہ کا چراغ ہمیشہ کے لیے گل ہو جاتا کہ ایک ایرانی جرنیل بیرم خان کہ جس کا بیٹا عبد الرحیم خان خانخاناں کے نام سے تاریخ میں زندہ ہے، نے اس بچے کے سامنے ڈھال بن کر باپ کے نمک کو حلال کیا اور اپنی ذہانت اور فطانت سے مغلوں کے بکھرے ہوئے تانے بانے کو ٹوٹنے سے بچا لیا ـــــ نہ صرف بچا لیا بلکہ اپنی عسکری اور سیاسی قوت سے ایسا استحکام دیا کہ پھر اسے ختم ہونے میں دو ڈھائی سو سال لگے ـــــ اس دوران ہندی مسلمانوں نے اپنی تہذیبی شناخت ایسی قائم کر لی کہ جس نے برصغیر میں دو قومی نظریے کو جنم دیا اور نتیجے کے طور پر ایک نئی مملکت پاکستان وجود میں آئی ـــــ یہ ایک تقریباً ناممکن عمل تھا جو ہوا۔ اس قابلِ فخر کارنامے کے پس منظر، بلکہ اس کارنامے کی بنیادوں میں دور تک ایرانی ذہن، ایرانی دانش ایرانی روحانیت اور ایرانی تہذیب پھیلی ہوئی ہے۔ فارسی زبان ہندی مسلمانوں کی ترجمان زبان اردو کی اصل ہے۔ اس کی لغات، اس کے قواعد، اس کا رسم الخط تمام تر فارسی ہی کا احسان مند ہے ـــــ ہماری شاعری کی سبھی اصناف فارسی کی ہیں۔ غزل ہماری شاعری کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے اور اول دن سے اب تک مقبول ترین صنف ہے۔ غزل کا مزاج وہی ہے جو کلاسیکی فارسی غزل کا ہے ہماری غزل کی تشبیہیں، استعارے، علامتیں اور تلمیحات وغیرہ وہی ہیں جو فارسی کی ہیں۔ ہماری غزل نے

فارسی غزل کے نقش قدم پر چل کر اپنی منزل پائی۔ فارسی ہی کے عظیم کلاسیکی شاعر سعدی، حافظ، جامی، عراقی، نظیری، عرفی، طالب آملی، قدسی، خاقانی اور فغانی ہمارے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے تھے ہمارا سب سے بڑا شاعر غالب فارسی کا بھی باکمال شاعر ہے امیر خسرو اور بیدل کے بعد ہندی فارسی شاعری میں غالب کا مرتبہ باقی سب سے بلند تر ہے ـــــ یہ اور بات ہے کہ وہ اس معاملے میں بوجوہ بدنصیب ہے کہ اس نے اپنی بہترین صلاحیتیں فارسی میں صرف کیں مگر اہلِ ایران نے اس کو وہ مرتبہ نہیں دیا جس کا وہ واقعی حقدار تھا اور اردو والوں نے اس کو اپنے سر کا تاج بنایا حالانکہ اس کا اپنا نظریہ تھا کہ ـ

فارسی بیں تا بہ بینی نقش ہائے رنگ رنگ
بگذر از مجموعۂ اردو کہ بے رنگِ منست

غالب کے علاوہ انیسویں صدی کے آخر تک تقریباً ہر شاعر نے کم یا زیادہ فارسی کی طرف توجہ دی۔ مگر پھر ہندی مسلمانوں کی اپنی غفلت کے باعث ہندوستان سے مسلمانوں کے اقتدار نے دم توڑ دیا اور انگریز ہندوستان کی دیگر اقوام خصوصاً ہندوؤں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے ہندوستان کی قسمت کا مالک بن گیا اور مسلمان غلام ہو کر رہ گئے۔ آپ جانتے ہیں کہ جب کوئی قوم غلام ہوتی ہے تو اس کے نجیب اور صاحب صلاحیت لوگ ذلیل کیے جاتے ہیں، ان کا کچھ بھی اپنا نہیں رہتا ـــــ جب کسی قوم کو برباد کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس کی تہذیب کو ضعیف کر دیا جاتا ہے، اگر ختم نہیں کیا جا سکتا ـــــ اور کسی تہذیب کو ضعیف کرنے یا مٹانے کے لیے سب سے اہم حکمت عملی جو اختیار کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کی زبان کو زخمی کر دیا جائے ـــــ چنانچہ انگریز نے ہندی مسلمان کو ختم کرنے یا کم سے کم اسے کمزور کرنے کے لیے کہ ان کی شناخت مشکوک ہو جائے، ان کی زبان پر خود انگریزی زبان کو مسلط کر دیا جائے ـــــ اس وقت بھی بے شک عام بول چال کی زبان اردو تھی مگر تہذیبی زبان فارسی ہی تھی ـــــ چنانچہ فارسی کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ ہماری زندگی سے رفتہ رفتہ خارج کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ اب سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں فارسی پڑھنے والوں کی تعداد شرمناک حد تک کم ہو گئی ہے ـــــ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ ایرانیوں اور ہندی مسلمانوں اور اب پاکستانیوں کے تعلقات میں وہ گرمی باقی نہیں رہنی چاہیے تھی کہ جو تھی

مگر قدرت جس کو زندہ رکھنا چاہتی ہے، اسے کوئی نہیں مار سکتا۔ جس کو ختم کرنا چاہتی ہے اسے کوئی قائم نہیں رکھ سکتا ـــــ قدرت کو منظور نہیں تھا کہ ایران اور مسلم ہند کا ازلی ابدی رشتہ ٹوٹ جائے

چنانچہ انیسویں صدی کے آخری حصے میں ایک ایسا صاحبِ اعجاز پیدا ہوا جس نے تمام تر سازشوں کے باوجود اس رسی کو مضبوط تر کیا ـــــ اور اس نفاق کے بیج کو بار آور نہ ہونے دیا جو مغربی استعماری قوتیں مسلمانانِ عالم کو فنا کرنے کے لیے ملّتِ اسلامیہ کے دل و دیدہ یعنی ایران و مسلم ہند کے درمیان ڈالا گیا تھا ـــــ یہ صاحبِ اعجاز کون تھا ـــــ وہی جسے آپ اہلِ عجم اقبال لاہوری کہتے ہیں ـــــ اور جس کے بارے میں اب ان کو کچھ زیادہ آگاہی دینے کی ضرورت نہیں ـــــ اقبال وہ روشنی کا مینار ہے جس نے تمام عالم اسلام کو ایک مرکز پر لانے کا خواب دیکھا اور اس خواب کی تعبیر کو حقیقت کا رنگ دینے کی طرح طرح سے غیر معمولی قوتِ گویائی سے کام لیا ـــــ مسلمانانِ عالم کے عروج و زوال کی تاریخ کے ایک ایک نقطہ تک اس کی رسائی تھی اور وہ اس کے ایک ایک لفظ کے سیاق و سباق اور گیرائی و گہرائی سے کماحقّہ واقف تھا ـــــ وہ صرف شاعر نہیں تھا کہ اپنے سامعین کا دل بہلاتا۔ اسے قدرت نے ایک مخصوص فرض سونپا تھا جو اس کو پورا کرنا تھا اور وہ فرض یا مشن اس کے سوا نہیں تھا کہ مراکش سے انڈونیشیا تک پھیلے ہوئے مسلمان اس عظمت اور حرمت کو پھر سے حاصل کرنے کی کوشش کریں جو انہیں کبھی حاصل تھا کہ نہ صرف ایشیا، افریقہ بلکہ یورپ کا ایک بڑا حصہ ان کی دی ہوئی روشنی سے منور تھا ـــــ اپنے مشن کو عالم اسلام تک پہنچانے کے لیے جو ذریعہ ابلاغ اس نے منتخب کیا وہ فارسی زبان تھی۔ اردو اس کی اپنی زبان تھی مگر فارسی شاعری کی ضخامت اردو سے زیادہ ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں تھا جبکہ وہ جانتا تھا کہ برصغیر ہند و پاکستان میں فارسی زبان کے لیے نہ وہ ذوق و شوق رہ گیا تھا، نہ اس کی درس و تدریس کا وہ اہتمام رہ گیا تھا ـــــ ایسا اس لیے تھا کہ عالم اسلام کو بیدار کرنے اور انہیں آزادی و حریت کے کٹھن اور دشوار گزار سفر میں رہنمائی کرنے کی اُمید ایرانی قوم سے تھی۔ اسے کبھی ایران کی سیاحت کا موقع نہیں ملا مگر اپنے مطالعے، مشاہدے اور تجربے سے وہ ایرانیوں کو، (اگر مجھے ایسا کہنے کی جسارت کرنے کے لیے معاف کر دیا جائے) ایرانیوں سے زیادہ پہچان رہا تھا۔ اسی لیے تو اپنے ایک اردو شعر میں اس نے کہا تھا

تہران ہو گر عالمِ مشرق کا جینوا   شاید کُرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے

اور اہلِ زمانہ نے دیکھا کہ نہ اس کی بصیرت نے دھوکا کھایا، نہ اس کے شعور نے ہمیں مایوس کیا اور ایران ہی سے وہ مردِ مومن پیدا ہوا جس کا اقبال کو آخری دم تک انتظار رہا اور وہ لوگ بھی جو اقبال کی بصیرت پر ایمان رکھتے تھے، نا امید نہیں تھے ـــــ میں یہاں اقبال کی ایک عظیم نظم مسجد قرطبہ میں سے چند شعر پیش کرنا چاہوں گا، یہ نظم اردو میں ہے۔

مسجدِ قرطبہ میں وہ یہ بیان کر رہا ہے کہ تمام مغربی دنیا اپنے اپنے حوالے سے انقلاب کے ثمر سے بہرہ ور ہو رہی ہے، جرمن، فرانسیسی، اطالوی وغیرہ — اور اب

روحِ مسلماں میں ہے آج وہی اضطراب
رازِ خدائی ہے یہ کہہ نہیں سکتی زبان
دیکھئے اس راز کی تہہ سے اُچھلتا ہے کیا
گنبدِ نیلوفری رنگ بدلتا ہے کیا
آبِ روانِ کبیر! تیرے کنارے کوئی
دیکھ رہا ہے کسی اور زمانے کا خواب
عالمِ نو ہے ابھی پردۂ تقدیر میں
مری نگاہوں میں ہے اس کی سحر بے حجاب
پردہ اٹھا دوں اگر چہرۂ افکار سے
لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب
جس میں نہ ہو انقلاب موت ہے وہ زندگی
روحِ اُمم کی حیات کشمکشِ انقلاب

کیا حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ، ایران میں سینکڑوں برس کی دنیا کی سب سے طاقتور بادشاہت کا خاتمہ — اور وہ عظیم انقلاب کہ جس نے مسلمانانِ عالم کے علاوہ غیر مسلم اقوام کو بھی درسِ حریت دیا — کیا یہ سب کچھ اقبال کے خواب کی تعبیر نہیں ہے؟ — یقیناً ہے — اور یوں اقبال پاکستان اور ایران کے درمیان ایک ایسا پُل ہے جسے کوئی سیلاب نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

صدرِ محترم و معزز خواتین و حضرات! میں بے حد خوش ہوں کہ میری زندگی بھر کی یہ آرزو پوری ہوئی کہ میں آج، اس وقت ایران میں ہوں، ایرانیوں میں ہوں — مشہد مقدس میں ہوں۔ اپنے امامؑ کے دروازے پر ہوں۔ میں شکرگزار ہوں خانہ فرہنگ ایران، لاہور کے منتظمین کا، آقای علی قمی و آقای صادق گنجی کا کہ انہوں نے مجھے یہاں تک پہنچانے کا انتظام کیا۔ میں احسان مند ہوں اقبال کا کہ یہ اس کی روح کا تصرف ہے کہ مجھے اس عالمی سیمینار میں کھڑے ہو کر جذبے سے ہدیہ تبریک کرنے کا موقع ملا۔ گر قبول افتد زہے عزّ و شرف۔

والسلام — پروفیسر شہرت بخاری (ناظم) اقبال اکادمی پاکستان لاہور

عالمی اقبال سیمینار میں ۷، دسمبر ۸۵ء کو یہ مقالہ فردوسی یونیورسٹی مشہد مقدس میں فارسی زبان میں پڑھا گیا۔ یہاں اس کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

نئی کتب — اقبال اکادمی پاکستان

GABRIEL'S WING
Annemarie Schimmel

ایقانِ اقبال

IQBAL As I knew him By Doris Ahmad

The Reconstruction of Religious Thought in Islam
ALLAMA MUHAMMAD IQBAL

خطبات کا ہسپانوی ترجمہ

Concept of Self and Self - Identity
By Dr. Absar Ahmad

اقبال اور قرآن

برہانِ اقبال

میزانِ اقبال

IQBAL
and his contemporary western religious thought

اقبال کی ابتدائی زندگی

سوانحِ اقبال
شیخ ابراہیم خلیل

اقبال کا تصورِ بقائے دوام
ڈاکٹر نعیم احمد

اقبال ایک مطالعہ

نگاری پر اقبال

کلیاتِ اقبال

اردو ——— فارسی

اردو میں سیرتِ رسول

برق و سنگ

تصوراتِ عشق و خرد

سن اے تہذیب حاضر کے گرفتار

اقبال اور قائدِ اعظم

اقبال کی مابعد الطبیعیات

IQBAL REVIEW
Journal of the Iqbal Academy Pakistan

مکتوبات و خطباتِ اقبال

جاوید نامہ

Poems from Iqbal

اقبال کے کلاسیکی نقوش

اقبال اور محبتِ رسول

اقبال اکادمی کے جرائد
اقبالیات (اردو)
اقبالیات (فارسی)
اقبالیات (عربی)

دانائے راز

اقبال ۸۵

رومانیاتِ اقبال

Rumi's Impact on Iqbal's Religious Thought